منظوم دعائے کمیل

از

مولانا سید عالم مہدی رضوی عالم زیدپوری

ناشر
توفیق پبلیکیشنز
مرکزِ حسینی، زیدپور، بارہ بنکی

منظوم دعائے کمیل

از

مولانا سید عالم مہدی رضوی عالم زیدپوری

ناشر

توفیق پبلیکیشن

سرکار حسینی، زیدپور، بارہ بنکی

نام کتاب : منظوم دعائے کمیل
از : سید عالم مہدی رضوی عالم زیدپوری
کمپوزنگ : آئیڈیل کمپیوٹر پوائنٹ، لکھنؤ
طباعت : جراف گرافکس، مقبرہ گولہ گنج لکھنؤ
ناشر : توفیق پبلیکیشن، زیدپور، بارہ بنکی
قیمت :

ملنے کے پتے:

۱۔توفیق پبلیکیشن، سرکار حسینی، زیدپور، بارہ بنکی۔ # 9335463689
۲۔تسنیم مہدی رضوی زیدپوری، زہرا کالونی، حسین آباد، لکھنؤ۔
۳۔عالم مہدی رضوی، حوزۂ علمیہ امام محمد باقرؑ، گورسائی، مینڈر ضلع پونچھ۔
۴۔عباس بک ایجنسی، درگاہ حضرت عباس، رستم نگر، لکھنؤ۔
۵۔حیدری کتب خانہ، ۱۴/۱۵، مرزا علی اسٹریٹ، اماماڑہ روڈ۔ ممبئی۔ ۹
۶۔شمیم حیدر، درگاہ عالیہ نجف ہند، جوگی پورہ، ضلع بجنور۔
۷۔صابر علی عمرانی، احاطہ مرزا علیخاں، حسین آباد، لکھنؤ۔ # 9415152648

کلمۂ توفیق

اس کتاب میں دعائے کمیل اور علامہ جوادیؒ کے منثور اردو ترجمہ کے ساتھ منظوم اردو ترجمہ بھی شامل ہے۔ اس منظوم ترجمہ کے اضافہ سے اردو طبقہ کو دعاء کمیل کے گراں مایہ مطالب سمجھنے میں مزید مدد ملے گی۔ انشاء اللہ

امیرالمومنین حضرت علیؑ سے منقول اور ان کے خاص صحابی جناب کمیل ابن زیاد نخعیؒ سے حاصل یہ دعا سراسر اسلامی فکر میں ڈوبی اور آداب دعا میں رچی بسی ہے۔ امید بلکہ یقین ہے کہ باذوق ارباب ایمان اس کے فیضان سے بہرہ مند ہوں گے۔

ناسپاس گذاری ہوگی اگر ان تمام حضرات کا شکریہ ادا نہ کیا جائے جن کی ممنون سرپرستی اور جن کے دامے، درمے، قدمے، سخنے کریمانہ تعاون نے مختلف اشاعتی مراحل کو آسان کیا۔ برادرم رضا عابد صاحب خصوصی ذکر کے مستحق ہیں کہ جنھوں نے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے اس مسودہ پر نظر ثانی کی اور اس کو لائق اشاعت بنایا۔ ہمارے رفیق وشفیق مولانا صابر علی صاحب عمرانی دام لطفہ نے پروف کی آخری شکل کو اپنی دیدہ ریزی اور عمیق النظری سے نوازا اور اپنے مفید مشوروں سے ہماری رہنمائی کی۔ مولانا سید تسنیم مہدی سلمہ کے ذاتی انہماک، مولانا شمشاد حسین صاحب کی محنت کش تصحیح اور عزیزی سید فیض امام شاذان سلمہ کے طباعتی اہتمام نے اس مجموعہ کو آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لائق بنا دیا۔

آخر میں بارگاہ قیوم میں دعا ہے کہ ہمارے نیک توفیقات میں اضافہ کرتا ہے۔

نوٹ: داہنے صفحہ پر عربی متن اور اس کے نیچے ترجمہ میں مطابقت ہے لیکن بائیں صفحہ کے منظوم ترجمہ میں عربی متن سے صفحاتی مطابقت نہیں ہے۔

نیازمند

عالم مہدی

التماس دعا

بصد ادب آپ کی خدمت میں عرض کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ امید ہے معاف فرمائیں گے۔

آپ سے بڑی لجاجت کے ساتھ گذارش ہے کہ دعا کیجئے۔ للہ دعا کیجئے۔ ضرور دعا کیجئے۔ دعا میں دیر نہ کیجئے۔ کہیں اندھیر نہ ہو جائے۔

جیسے تیسے دعا کیجئے، جیسے چاہیں دعا کیجئے، ایمان سے دعا کیجئے۔ اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے دعا کیجئے، آتے جاتے دعا کیجئے، دعا کرتے جایئے، دعائیں کیجئے، دعاؤں سے تھک نہ جایئے، اُوب نہ جایئے۔ دعا کو ہاتھ اٹھائے ہیں نا، تو دل کو بیٹھنے نہ دیجئے، من میلا نہ کیجئے، جی تھوڑا نہ کیجئے، دعا کرتے ہیں، کرتے رہیئے۔ دعا میں ثابت قدم رہیئے، دعا کی راہ میں پاؤں کو ڈگمگانے نہ دیجئے، دعا کر رہے ہیں، سر نہ اٹھایئے، سراپا عاجز محتاج بن کر دعا کیجئے، اسی کے آگے ہاتھ پھیلایئے، کسی اور کے آگے نہیں۔ ہاتھ پھیلائے ہیں تو پھر سدا ہی کھلے ہاتھ بھی رہیئے، کھلے دل و دماغ کے بھی رہیئے۔ خبردار! اپنے ہاتھ روک کے دعا نہ کیجئے، دعا کرنے میں کنجوسی نہ کیجئے، کچھ دے کے دعا کیجئے، کسی کا کچھ بھلا کر کے دعا کیجئے۔ دوسروں کا بھلا چاہ کر دعا کیجئے۔ اپنے ہی لئے نہیں، اپنوں ہی کے لئے نہیں، دوسروں کے لئے بھی دعا کیجئے۔ دعا لے کر، ہاں دعائیں لے کر دعا کیجئے، دعائیں دے کے دعا کیجئے۔ اپنی سکت بھر کسی کے کچھ کام آ کر دعا کیجئے تا کہ یہ تو پتہ چلے کہ آپ اکیلی مخلوق نہیں بلکہ ایسی اکلوتی نوع ہیں جس کا دل دوسروں کے لئے بھی دھڑک سکتا ہے۔ کسی کا دل دُکھا کے کسی کی آہ نہ لیجئے، کہیں یہی آپ کی دعا کی راہ میں اکراہ یا حاجب نہ ہو جائے اور دعا کی قبولیت اشتباہ میں نہ پڑ جائے۔ واہ واہی لے کر دعا کیجئے۔ پر ہاں! واہ واہی کے لئے دعا نہ کیجئے۔

گڑگڑا کر دعا کیجئے، بلبلا کر دعا کیجئے، مگر بلبلایئے نہ، کھلبلایئے نہ۔ یقین مانئے، ایمان کی بات ہے۔ سنئے! قرآن کی قسم، دعا سنی جاتی ہے، پوری کی جاتی ہے۔ لیکن کیا ضروری فوری ہی پوری ہو۔ دیر میں اندھیر نہیں۔ دیر آید درست آید۔ دیر سے خیر کی امید رکھئے۔ من موٹا، دل چھوٹا نہ کیجئے، کیا پتہ تاخیر میں کیا تاثیر ہو۔ اور پھر دور کیوں جایئے، کہیں آپ کی ادا اسے ایسی بھا رہی ہو کہ وہ چاہتا ہو

پکار پھر مجھے، چپ کیوں ہے، پھر پکار مجھے

بس آپ دعا کرتے رہیئے، اسے کم نہ سمجھئے، یہی کیا کم ہے کہ آپ اس مالک جلال، خالق عزت سے ہم کلام ہو گئے۔ اس سے اپنی کہئے جسے کچھ بتانے کی بھی ضرورت نہیں

اس سے نہیں ہے حاجت اظہار مدعا

لیکن وہی کہتا ہے دعا کرو تو مستجاب کروں، پکارو تو سنوں، آواز دو تو جواب دوں۔ سوچئے ذرا! اگر آپ کے کہنے پر آپ کی سنی گئی تو آپ کو کتنی تشفی ہوگی، کتنا چین ملے گا۔ آپ تو پھولے نہ سمائیں گے کہ اس نے سنی اور پھر آپ کی سنی۔ بہر حال دعا کیجئے تا کہ اسی بہانے اس کی یاد آئے اور اس سے لو لگ جائے۔ آپ اس کے ہو جایئے وہ آپ کا ہو جائے گا، آپ اس کی رکھئے وہ آپ کی رکھے گا۔ اس سے بات کرنے کا اچھا موقع ملا ہے، اسے تو ہاتھ سے جانے نہ دیجئے۔ ورنہ ہم آپ کہاں اور اس کی بارگاہ عظمت وجلالت کہاں۔ اس کا سامنا کرنے کے قابل بھی ہیں!!! اس کے آگے بولنے کی سوچ بھی سکتے ہیں!!! یوں بھی تو وہ آپ کا ہے اور بہت بڑا، اتنا بڑا کہ آپ اس کے رہیں نہ رہیں، وہ آپ کا رہے گا۔ لہٰذا دعا سے اپنا رشتہ سنوارے رکھئے۔

اگر آپ اپنی دعا کی قبولیت کی مکمل ضمانت چاہتے ہیں تو اپنی اس دعا کو ان دعاؤں میں ضم کر دیجئے کہ جن کو قبول کرنے کا اللہ نے وعدہ کیا ہے۔ ان دعاؤں میں سے ایک دعا محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھی ہے۔

آداب دعا، تہذیب دعا، طریقہ دعا اور سلیقہ دعا سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے معصومین علیہم السلام کی دعاؤں میں دعائے کمیل ایک بہترین نمونہ ہے کہ جو پیشوائے زمانہ، فرزانۂ یگانہ، مقتدائے جہان عقل و معرفت، راہنمائے راہ حقیقت حضرت علی ابن ابی اطالب علیہما السلام نے اپنے صحابی کمیل کو تعلیم فرمائی تھی

دعائیں پڑھئے، خصوصاً دعاء کمیل ضرور پڑھئے اور دعائیں دیجئے مولانا سید عالم مہدی صاحب کو جنہیں دعائے کمیل کے منظوم اردو ترجمہ کی توفیق حاصل ہوئی۔ اگر آپ کو دعا کی اصلی عبارت کے سمجھنے میں دشواری ہے تو اس کا مفہوم اس ترجمہ سے سمجھیں۔ اگر آپ بفضلہٖ عربی داں ہیں تو اس کے شاعرانہ انداز، عالمانہ عنوان اور ترجمہ کے فنی پیرایہ سے ہی محظوظ ہوں۔ ظاہر ہے ترجمہ کی پیچیدہ سنگلاخ وادی اور عالمانہ لغات کی تمازت کو دیکھتے ہوئے، نظم کی نکہت نغمگی اور ترجمہ کی تفہیمی نسیم کے جھونکے قاری کے ذہن کو زیادہ الجھنے، اُوبنے اور جھلسنے سے بچانے کے ذمہ دار ہیں۔ ہاں، موضوع کا تقدس، علمی متانت اور ترجمہ کے تقاضے وہ ہیں جو ایسی کاوش کی شاعرانہ پرواز کی حد بندی چاہتے ہیں یعنی شعری پیکر تراشی کو حقیقت سے ذرا بھی انحراف کرنے کی اجازت نہیں دیتے، اسے شاعرانہ تمثیل نگاری اور افسانوی جاذبیت سے پاک رکھنا چاہتے ہیں۔ ایسے میں دعا ہے کہ اس قابل قدر پیشکش کے قاری تک مترجم و نظم نگار کا ہدف ابلاغ آسانی سے پہنچ جائے۔ بہر حال یہ صنعتِ قلم لائق صد تحیت و تہنیت ہے۔ آپ بھی اس میں پنہاں عرق ریزی کے پیش نظر میری تائید فرمائیں گے۔

جہاں تک مولانا عالم صاحب موصوف کا تعلق ہے وہ محتاج تعارف بھی نہیں، کم از کم مجھ جیسے جاہل، کج مج بیان اور نا قابل نام و نشان کے بچکانہ سے قلم کی بے وقعت

توثیق سے تو بے نیاز ہیں ہی لیکن
مقطع میں آگئی ہے سخن گسترانہ بات

آپ کی باصرہ خراشی کی جسارت کر رہا ہوں: دعا ہے آپ کو بار خاطر نہ ہو۔

عالم صاحب نام سے ہی نہیں، نام کے عالم ہیں، نام کے ہی عالم نہیں بڑے نامی عالم و فاضل ہیں۔ فاضل قم، معلم جامعہ، جامع اوصاف ہیں۔ مصنف، مترجم، شاعر و ذاکر اور نیک ارشاد ہیں۔ حضرت ابن سبط محمدؐ، جان صدیقہ طاہرہ علیہم الاف التحیۃ والثنا کے ذاکر ہیں۔ یہ صفات شاید دعائے تمنائے ابراہیمی کے وسیع اثرات کی فاضل طینت چھینٹیں ہیں جو ملت حنیف کے لئے باعث فخر ہیں، موصوف الفت آل اطہارؑ سے سرشار مدحت نگار بھی ہیں، تبرکات ہاشم کے مدون و مولف، خیر سے اہل نظر، متین و کم سخن بھی ہیں۔ بظاہر خاموش لیکن منبر پر آجائیں تو پھر ان کا منطق آمیز نطق آپ کے حسن سماعت کا امتحان لئے بنا چھوڑے گا نہیں، ویسے برا نہ مانئے گا امتحان لینا تو ان کا پیشہ ورانہ بنیادی حق ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ آپ دعا سے اور اس تخلیق سے صواب و ثواب حاصل فرمائیں اور میری اس دعا میں آپ بھی شریک ہو جائیں کہ عالم صاحب کے توفیقات میں اضافہ ہوتا رہے اور دنیا و آخرت میں امداد ربانی اور احسان رحمانی سے بہرہ مند ہوتے رہیں، خرم و آباد رہیں۔

اور ختم دعا۔

والسلام
نیاز کیش
م.ر.عابد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِرَحۡمَتِکَ الَّتِیۡ وَسِعَتۡ
کُلَّ شَیۡءٍ، وَبِقُوَّتِکَ الَّتِیۡ قَهَرۡتَ بِهَا کُلَّ شَیۡءٍ ،
وَخَضَعَ لَهَا کُلُّ شَیۡءٍ، وَذَلَّ لَهَا کُلُّ شَیۡءٍ ،
وَبِجَبَرُوۡتِکَ الَّتِیۡ غَلَبۡتَ بِهَا کُلَّ شَیۡءٍ، وَبِعِزَّتِکَ
الَّتِیۡ لَا یَقُوۡمُ لَهَا شَیۡءٌ، وَبِعَظۡمَتِکَ الَّتِیۡ مَلَأَتۡ

ترجمہ:

بنام خدائے مہربان ورحیم

خدایا! میرا سوال اس رحمت کے واسطہ سے ہے جو ہر شئے پر محیط ہے اس قوت کے واسطہ سے ہے جو ہر چیز پر حاوی ہے اور اسکے لئے ہر شئے خاضع اور متواضع ہے اور ہر شئے حقیر و محکوم ہے۔

اس جبروت کے واسطہ سے ہے جو ہر شئے پر غالب ہے۔ اور اس عزت کے واسطہ سے ہے جس کے مقابلہ میں کسی میں تاب مقاومت نہیں ہے۔ اس عظمت کے واسطہ سے ہے جس نے ہر چیز کو پُر کردیا ہے۔

منظوم ترجمۂ دعائے کمیل

اے خدا تجھ سے عرض ہے میری — تیری رحمت ہے ہر جگہ پھیلی
ایسی رحمت ہے جس پہ سب کو ناز — ہیں بھرے جس سے سب نشیب وفراز
اسی رحمت کے واسطے سے دعا — کر رہا ہوں تجھی سے بار خدا
تیری قدرت سے پُر ہیں کون ومکاں — جس سے مقہور ہیں یہ جان وجہاں
تیرے جبروت ہی کا ہے یہ شور — چھایا ہر سمت جس کا ہے یہ زور
وہ بلندی ہو یا کہ ہو پستی — سب پہ غالب ہے بس تری ہستی
ہو کسی کا غرور بیجا ہے — تیری ہستی کے سامنے کیا ہے
بس ترا ہی وجود سب پہ عیاں — ہیں جو باقی یہ آج نام و نشاں
جس کسی چیز کا بھی ڈیرا ہے — تیری عزت نے سب کو گھیرا ہے
تیری قدرت سے پُر ہیں ایں وآں — یہ مکین ومکاں، زمین و زماں
تو قدیر و علیم ، وتر و صمد — تو قوی و متین و فرد و احد
تو ہے غالب عظیم اور قہار — ہے عزیز و کریم اور غفار

كُلَّ شَيْءٍ، وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِيْ عَلَا كُلَّ شَيْءٍ،
وَبِوَجْهِكَ الْبَاقِيْ بَعْدَ فَنَآءِ كُلِّ شَيْءٍ،
وَبِاَسْمَآئِكَ الَّتِيْ مَلَاءَتْ اَرْكَانَ كُلِّ شَيْءٍ، وَبِعِلْمِكَ
الَّذِيْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ، وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ
اَضَاءَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ، يَانُوْرُ يَا قُدُّوْسُ، يَآ اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ،
وَيَآاٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَهْتِكُ
الْعِصَمَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُنْزِلُ النِّقَمَ،

اور اس سلطنت کے واسطہ سے ہے جو ہر شئے سے بلند تر ہے۔ اس ذات کے واسطہ سے ہے جو ہر شئے کی فنا کے بعد بھی باقی رہنے والی ہے۔ اور ان اسماء مبارکہ کے واسطہ سے ہے جن سے ہر شئے کے ارکان معمور ہیں۔ اس علم کے واسطہ سے ہے جو ہر شئے کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور اس نور ذات کے واسطہ سے ہے جس سے ہر شئے روشن ہے۔

اے نور! اے پاکیزہ صفات! اے اولین سے اوّل! اور آخرین سے آخر! خدایا! میرے گناہوں کو بخش دے جو ناموس کو بٹہ لگاتے ہیں۔ خدایا! ان گناہوں کو بخش دے جو نزول عذاب کا باعث ہوتے ہیں۔

ہے جو اشیاء میں اتنی جست وخیز — تیری رحمت سے ہیں سبھی لبریز
ہے سبھی پر عیاں جو تیرا کرم — تیری عزت کی کھا رہے ہیں قسم
اے خدائے بلندی وپستی — حکم فرمائے راز این ہستی
ہے جو ہر چیز آشکار ونہاں — تیری قدرت کو کر رہی ہے بیاں
تیری شوکت ہے قائم و دائم — نیستی کچھ نہیں جہاں حاکم
تیرے اسماء کا سب اثر ہے یہاں — برکتوں کا جو اب گزر ہے یہاں
تیرے ہی نام کا ظہورا ہے — جو بھی ہے اس جہاں میں تیرا ہے
ہے تو عالم علیم اور قیوم — رازِ ہستی ہے بس تجھے معلوم
تیرے ہی نام سے جہاں باقی — ورنہ رہتا بھی یہ کہاں باقی
تیرے ہی رخ کے نور سے روشن — ماہ و خورشید اور زمین و زمن
کوہ و دشت و دمن یہ بحر و بر — تیرے ہی نور سے ہیں بہرہ ور
نور ہی نور ہے تو اے قدوس — جس سے روشن ہے کائنات نفوس
اولِ اولین تیری ذات — آخرِ آخرین تیرے صفات
اے خدا! میں جو غرق عصیاں ہوں — ہوں گنہگار تو پشیماں ہوں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُغَیِّرُ النِّعَمَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَحْبِسُ الدُّعَآءَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَقْطَعُ الرَّجَآءَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُنْزِلُ الْبَلَآءَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ کُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ، وَکُلَّ خَطِیْئَةٍ اَخْطَاْتُهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ بِذِکْرِکَ،

خدایا! ان گناہوں کو بخش دے جو نعمتوں کو متغیر کر دیا کرتے ہیں۔ خدایا! ان گناہوں کو بخش دے جو دعاؤں کو تیری بارگاہ تک پہنچنے سے روک دیتے ہیں۔ خدایا! ان گناہوں کو بخش دے جو امیدوں کو منقطع کر دیتے ہیں۔ خدایا! ان گناہوں کو بخش دے جو نزول بلا کا سبب ہوتے ہیں۔ خدایا! میرے تمام گناہوں اور میری تمام خطاؤں کو بخش دے۔

خدایا میں تیری یاد کے ذریعہ تجھ سے قریب ہو رہا ہوں۔

بخشش بے قیاس ہے تیری — بخش دے مجھ کو، عرض ہے میری
میں ہوں کمزور، جرم ہیں بسیار — بخش دے مجھ کو ایزدِ غفار
مجھ پہ چھائی ہے کس قدر غفلت — ہو گیا پارہ پردۂ عصمت
ان گناہوں سے ہو گئیں تغییر — نعمتیں تیری اے خدائے بصیر
ان گناہوں نے حبس کی ہے دعا — کر دیا ہے مجھے اسیر بلا
ان گناہوں نے کاٹ دی امید — جن پہ میں کر رہا ہوں واویلا
ان گناہوں نے مجھ پہ ڈالی بلا — بند کی مجھ پہ ہر خوشی کی نوید
ان گناہوں پہ میں پشیماں ہوں — بخش دے مجھ کو غرق عصیاں ہوں
اے خداوند غافر و رحماں — بخش دے مجھ کو، ہیں بہت عصیاں
اے خدا! تیری اک نظر ہو جائے — ان خطاؤں سے درگذر ہو جائے
میری اغلاط بخش دے اے کریم — ہے تو غفار اور غفور و رحیم
اے کریم و رحیم و بے ہمتا — کھول دے مجھ پہ رحم کا رستا
تری قربت کا اب میں جویا ہوں — راہ میں تیری آ کے کھویا ہوں
دل کو میرے تجلی دے اے یار — مجھ کو مایوس کر نہ اے دلدار

وَاَسۡتَشۡفَعُ بِکَ اِلٰی نَفۡسِکَ، وَاَسۡئَلُکَ بِجُوۡدِکَ ،
اَنۡ تُدۡنِیَنِیۡ مِنۡ قُرۡبِکَ، وَاَنۡ تُوۡزِعَنِیۡ شُکۡرَکَ، وَاَنۡ
تُلۡهِمَنِیۡ ذِکۡرَکَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُکَ سُؤَالَ خَاضِعٍ
مُتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ، اَنۡ تُسَامِحَنِیۡ وَتَرۡحَمَنِیۡ وَتَجۡعَلَنِیۡ
بِقَسۡمِکَ رَاضِیاً قَانِعًا، وَفِیۡ جَمِیۡعِ الۡاَحۡوَالِ
مُتَوَاضِعًا، اَللّٰهُمَّ وَاَسۡئَلُکَ سُؤَالَ مَنِ اشۡتَدَّتۡ فَاقَتُهٗ،

اور تیری ذات ہی کو تیری بارگاہ میں شفیع بنا رہا ہوں۔ تیرے کرم کے سہارے میرا یہ سوال ہے کہ مجھے اپنے سے قریب بنا لے اور اپنے شکر کی توفیق عطا فرما اور اپنے ذکر کا الہام کرامت فرما۔ خدایا! میں تجھ سے سوال کر رہا ہوں نہایت درجہ خشوع، خضوع اور ذلت کے ساتھ کہ میرے ساتھ مہربانی فرما مجھ پر رحم کر اور جو کچھ مقدر میں ہے مجھے اسی پر قانع بنا دے مجھے ہر حال میں تواضع اور فروتنی کی توفیق عطا فرما۔ خدایا! میرا سوال اس بے نوا جیسا ہے جس کے فاقے شدید ہوں۔

تیری رحمت سے جب ملے توفیق — میری قسمت بنے جو میری رفیق
میں تری یاد میں گزر جاؤں — اور اسی حال ہی میں مر جاؤں
تیری درگاہ میں پھر آیا ہوں — ساتھ سوز و گداز لایا ہوں
تجھ سے بہتر شفیع کوئی نہیں — آسماں والے ہوں کہ اہل زمیں
ہے جو اعمال نامہ میرا سیاہ — ہے ٹکی بس تجھی پہ میری نگاہ
ہو نگاہ کرم جو مجھ پہ تمام — بخش دے میری فکر کو الہام
ہو جو الہام تیرا ذکر کروں — شکر سے اس زبان کو بھر دوں
ہوئیں راز و نیاز کی باتیں — تجھ سے کرتا رہوں ملاقاتیں
درِ رحمت کو اپنے مجھ پر کھول — مغفرت میں مجھے سراسر تول
پھر یہ کہتا ہوں بخش دے عصیاں — کچھ ہوئے ہیں عیاں تو کچھ پنہاں
نفس میرا بہت جو خود سر ہے — حالتِ زار میری ابتر ہے
مجھ پہ تو رحم کر و آسانی — دور کر دے مری پریشانی
میری تشویش دور کر یا رب — مجھ پہ وسواس بند کر یا رب
فضل و جود و عطا ہو بار الٰہ — دور کر دے نفس سے میری آہ

وَاَنْزَلَ بِکَ عِنْدَ الشَّدَائِدِ حَاجَتَهُ، وَعَظُمَ
فِيْمَا عِنْدَکَ رَغْبَتُهُ، اَللّٰهُمَّ عَظُمَ سُلْطَانُکَ،
وَعَلَا مَکَانُکَ، وَخَفِيَ مَکْرُکَ، وَظَهَرَ اَمْرُکَ،
وَغَلَبَ قَهْرُکَ، وَجَرَتْ قُدْرَتُکَ، وَلَا يُمْکِنُ الْفِرَارُ
مِنْ حُکُوْمَتِکَ، اَللّٰهُمَّ لَآ اَجِدُ لِذُنُوْبِيْ غَافِرًا،
وَلَا لِقَبَائِحِيْ سَاتِرًا، وَلَا لِشَيْءٍ مِّنْ عَمَلِيَ

اور جس نے اپنی حاجتیں تیرے سامنے رکھ دی ہوں اور جس کی رغبت تیری بارگاہ میں عظیم ہو۔ خدایا! تیری سلطنت عظیم، تیری منزلت بلند، تیری تدبیر مخفی، تیرا امر ظاہر، تیرا قہر غالب اور تیری قدرت نافذ ہے اور تیری حکومت سے فرار ناممکن ہے۔ خدایا! میرے گناہوں کے لئے بخشنے والا، میرے عیوب کے لئے پردہ پوشی کرنے والا، میرے قبیح اعمال کو

کام آساں جو تھے ہوئے دشوار — ہو گیا دور مجھ سے صبر و قرار
ہو گیا میں ضعیف اور لاچار — سوا تیرے نہیں کوئی دلدار
خار چبھتے ہیں چشم پر نم میں — جل رہا ہوں میں کس جہنم میں
حد سے حالت جو میری گزری ہے — تیری امید مجھ پہ ابھری ہے
تو ہی وہ کردگار یکتا ہے — معرفت جس کی کون رکھتا ہے
تیری شاہی سے خم ہیں کون و مکاں — باد شاہی تری عیاں در عیاں
سلطنت تیری ہر دیار میں ہے — بحر و بر اور کوہسار میں ہے
مرتبہ تیرا اتنا اعلیٰ ہے — میری عقل و خرد سے بالا ہے
امر اور حکم تیرا ہے ظاہر — خشم اور قہر سے تو ہے قاہر
کید اور مکر تیرا ہے پنہاں — تیری قدرت تو بس رہی ہے عیاں
کون ہیبت سے تیری عاری ہے — تیری قدرت تو سب پہ جاری ہے
غلطیاں وہ کہ جو ہیں پوشیدہ — جز ترے کون ان کا بخشندہ
جز ترے کس میں یہ حمیت ہے — کہ گنہگار پر بھی رحمت ہے
کون اس طرح سے یہ کرتا ہے — عیب کو حسن سے بدلتا ہے

الْقَبِيْحِ بِالْحَسَنِ مُبَدِّلاً غَيْرَكَ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ، وَتَجَرَّأْتُ بِجَهْلِيْ، وَسَكَنْتُ اِلٰى قَدِيْمِ ذِكْرِكَ لِيْ، وَمَنِّكَ عَلَيَّ، اَللّٰهُمَّ مَوْلَایَ كَمْ مِّنْ قَبِيْحٍ سَتَرْتَهٗ، وَكَمْ مِّنْ فَادِحٍ مِّنَ الْبَلَآءِ اَقَلْتَهٗ، وَكَمْ مِّنْ عِثَارٍ وَّقَيْتَهٗ، وَكَمْ مِّنْ مَّكْرُوْهٍ دَفَعْتَهٗ، وَكَمْ مِّنْ ثَنَآءٍ جَمِيْلٍ لَسْتُ

نیکیوں میں تبدیل کرنے والا تیرے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ تو وحدہٗ لاشریک، پاکیزہ صفات اور قابل حمد ہے۔ خدایا! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے، اپنی جہالت سے جسارت کی ہے اور اس بات سے مطمئن بیٹھا ہوں کہ تو نے مجھے ہمیشہ یاد رکھا ہے اور ہمیشہ احسان فرمایا ہے۔ خدایا! میرے مالک میرے کتنے ہی عیب ہیں جنھیں تو نے چھپا دیا ہے اور کتنی ہی عظیم بلائیں ہیں جن سے تو نے بچایا ہے، کتنی ٹھوکریں ہیں جن سے تو نے سنبھالا ہے اور کتنی برائیاں ہیں جنھیں تو نے ٹالا ہے اور کتنی ہی اچھی تعریفیں ہیں جن کا

اے خدا جز ترے نہیں ہے خدا　　پاک ہے تو یہی ہے حق تیرا
قابلِ حمد تیری ذاتِ پاک　　جس پہ کرتے ہیں رشک سب افلاک
میں نے تو ظلم ہے کیا خود پر　　جہل سے اپنے بن گیا خود سر
مجھ پہ نفرین کیسے جرم کئے　　کر لیا رسوا ایسے جرم کئے
تجھ پہ ہے اعتماد بار الٰہ　　تو نے پہلے جو کی مری اصلاح
کتنا احسان ہے کیا مجھ پر　　بس اٹھایا کہ جب لگی ٹھوکر
اسی احساں کا واسطہ اے خدا　　بخش دے پھر سے ہے جو میری خطا
کر رہا ہوں گناہ کا اقرار　　پھر مجھے بخش ایزد غفار
تو ہی مولا ہے اور تو ستار　　پھر تو بخشش نہیں مری دشوار
ہے چھپایا مرے گناہوں کو　　پھر سنا ہے تو نے میری آہوں کو
ہر بلا سے مجھے بچایا ہے　　دامن عفو میں بسایا ہے
امر مکروہ جب ہوئے ظاہر　　تیری رحمت بنی جبھی ساتر
جب بھی ہونے لگا ہوں میں بے راہ　　فضل نے تیرے کر دیا آگاہ
میری تعریف جتنی نشر ہوئی　　عیب تھی جو کہ وجہ فخر ہوئی

اَهْلاً لَّهُ نَشَرْتَهُ، اَللّٰهُمَّ عَظُمَ بَلاۤئِيْ، وَاَفْرَطَ بِيْ سُوْۤءُ
حَالِيْ، وَقَصُرَتْ بِيْ اَعْمَالِيْ، وَقَعَدَتْ بِيْ اَغْلَالِيْ،
وَحَبَسَنِيْ عَنْ نَفْعِيْ بُعْدُ اَمَلِيْ، وَخَدَعَتْنِي الدُّنْيَا
بِغُرُوْرِهَا، وَنَفْسِيْ بِجِنَايَتِهَا وَمِطَالِيْ، يَا سَيِّدِيْ فَاَسْئَلُكَ
بِعِزَّتِكَ اَنْ لَّا يَحْجُبَ عَنْكَ دُعَآئِيْ سُوْۤءُ عَمَلِيْ
وَفِعَالِيْ، وَلَا تَفْضَحْنِيْ بِخَفِيِّ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنْ سِرِّيْ

میں اہل نہ تھا اور تو نے میرے بارے میں انھیں نشر کیا ہے۔ خدایا! میری مصیبت عظیم ہے اور میری بدحالی حد سے بڑھی ہوئی ہے۔ میرے اعمال میں کوتاہی ہے، مجھے کمزوریوں کی زنجیروں نے جکڑ کر بٹھا دیا ہے اور مجھے دور دراز اُمیدوں نے فوائد سے روک دیا ہے۔ دنیا نے دھوکے میں مبتلا رکھا ہے اور نفس نے خیانت اور ٹال مٹول میں مبتلا رکھا ہے۔ میرے آقا و مولا! تجھے تیری عزت کا واسطہ میری دعاؤں کو میری بداعمالیاں روکنے نہ پائیں اور میں اپنے مخفی عیوب کی بنا پر برسرِ عام رُسوا نہ ہونے پاؤں

اے خدا آ گئی عظیم بلا — حال میرا بگڑ گیا کیسا
میرے اعمال ہو گئے کم تر — خود فریبی نے کر دیا بدتر
جہل نے کر دیا مجھے حیراں — تنگ اب مجھ پہ ہو گیا داماں
نفس نے کیں خیانتیں کیا کیا — جس نے ہر ہر قدم دیا دھوکا
ناطقہ جس نے میرا تنگ کیا — میری دنیا کو مجھ پہ تنگ کیا
یوں پریشاں ہوئی ہے میری زیست — یعنی خود کردہ را علاجے نیست
نفس معیوب نے خطائیں کیں — مجھ کو ہر قسم کی بلائیں دیں
میری عقل و خرد تباہ ہوئی — زندگی بس مثالِ کاہ ہوئی
ایسا درماندہ اور خستہ ہوا — گویا اک کوچۂ بہ بستہ ہوا
تیری عزت کی مکرمت کی قسم — مجھ پہ کر دے بس اک نگاہ کرم
مجھ سے ہوتے رہے ہیں فعل خلاف — لطف سے اپنے کر دے مجھ کو معاف
ظاہر و مخفی ہیں تجھے معلوم — لطف فرما نہ کر مجھے مذموم
اے قدیر و علیم اے مولا — تجھ کو معلوم ہے ہر ایک خطا
ظاہر و مخفی جو گناہ ہوئے — تیری بخشش سے داد خواہ ہوئے

وَلا تُعَاجِلْنِیْ بِالْعُقُوْبَةِ عَلٰی مَا عَمِلْتُهٗ فِیْ خَلَوَاتِیْ ،
مِنْ سُوْٓءِ فِعْلِیْ وَاِسَآئَتِیْ، وَدَوَامِ تَفْرِیْطِیْ وَجَهَالَتِیْ،
وَكَثْرَةِ شَهَوَاتِیْ وَغَفْلَتِیْ، وَكُنِ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِیْ فِیْ كُلِّ
الْاَحْوَالِ رَؤُفًا، وَعَلَیَّ فِیْ جَمِیْعِ الْاُمُوْرِ عَطُوْفًا،
اِلٰهِیْ وَرَبِّیْ مَنْ لِّیْ غَیْرُكَ، اَسْئَلُهٗ

میں نے تنہائیوں میں جو غلطیاں کی ان کی سزا فی الفور نہ ملنے پائے چاہے وہ غلطیاں بدعملی کی شکل میں ہوں یا بے ادبی کی شکل میں مسلسل کوتاہی ہو یا جہالت یا کثرت خواہشات وغفلت، خدایا! اپنی عزت کے طفیل مجھ پر ہر حال میں مہربانی فرما اور میرے اوپر تمام معاملات میں کرم فرما۔ خدایا! پروردگار! میرے پاس تیرے علاوہ کون ہے جس سے سوال کرسکوں، جو میرے

مجھ پہ مت کر عذاب میں یوں شتاب ۔۔۔ ورنہ امید ہوگی میری خراب
بند شہوت ہے میری گردن میں ۔۔۔ جرم وغفلت ہے میرے آنگن میں
اسی شہوت نے کر دیا ہے اسیر ۔۔۔ میرے باطن میں آگئی تغییر
کچھ نہیں جرم کا جو میرے شمار ۔۔۔ کم نہیں ہیں ہوئے ہیں وہ بسیار
تیری عزت کی اے خدا سوگند ۔۔۔ بابِ رحمت نہ کرنا مجھ پہ بند
میری حالت پہ رحم کر مولا ۔۔۔ دل پریشاں ہوا ہے حد سے سوا
تو کریم و رؤف اے داور ۔۔۔ میں ہوں بے چارہ بے کس و بے پر
میں نے کھایا ہے دہر سے دھوکا ۔۔۔ عذر خواہی کو آیا ہوں آقا
مجھ پہ چھائی رہی جو نادانی ۔۔۔ اور بڑھتی رہی پریشانی
اے خدائے رحیم وبخشندہ ۔۔۔ ہوں گناہوں پہ اپنے شرمندہ
رحم کر اے خدا نہ کر رسوا ۔۔۔ کون ہے بس ترے سوا میرا
کون ہے جز تیرے خبر جو رکھے ۔۔۔ میرے حالات پر نظر جو رکھے
دور مجھ سے مرے عیوب کرے ۔۔۔ کون ہے جو بدی کو خوب کرے
اے خدائے رحیم و بے ہمتا ۔۔۔ میرے پروردگار اے مولا

كَشْفَ ضُرِّىْ ، وَالنَّظَرَ فِىْٓ اَمْرِىْ، اِلٰهِىْ وَمَوْلَاىَ اَجْرَيْتَ عَلَىَّ حُكْمًا اتَّبَعْتُ فِيْهِ هَوٰى نَفْسِىْ، وَلَمْ اَحْتَرِسْ فِيْهِ مِنْ تَزْيِيْنِ عَدُوِّىْ، فَغَرَّنِىْ بِمَآ اَهْوٰى وَاَسْعَدَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الْقَضَآءُ، فَتَجَاوَزْتُ بِمَا جَرٰى عَلَىَّ مِنْ ذٰلِكَ بَعْضَ حُدُوْدِكَ، وَخَالَفْتُ بَعْضَ اَوَامِرِكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَىَّ فِىْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ،

نقصانات کو دور کر سکے اور میرے معاملات پر توجہ فرما سکے۔ خدایا! میرے مولا! تو نے مجھ پر احکام نافذ کیے اور میں نے خواہش نفس کا اتباع کیا، اور اس بات کی پروا نہ کی کہ دشمن (شیطان) مجھے فریب دے رہا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے خواہش کے سہارے مجھے دھوکا دیا اور میرے مقدر نے بھی اس کا ساتھ دے دیا اور میں نے تیرے احکام کے معاملہ میں حد سے تجاوز کیا اور تیرے بہت سے احکام کی خلاف ورزی کر بیٹھا اب تیری حجت ہر مسئلہ میں میرے اوپر تمام ہے۔

میں گنہگار اور سرکش ہوں — بس خطاؤں میں ہی فروکش ہوں
طمع و حرص و ہوس کا بندہ ہوں — اپنے حالات کا گزندہ ہوں
اس ہوس نے دیا مجھے دھوکا — اب تو یارا نہیں مصیبت کا
نفس نے عقل پر یہ ظلم کیا — اس کو چلنے دیا نہ خود رستا
ہوگئی عقل جب کہ اس کی شریک — زندگی اور ہو گئی تاریک
اپنے ہی آپ میں ہوا جو اسیر — پڑ گئی پائے عقل میں زنجیر
ایسے قیدی پہ رحم کر اے خدا — باب رحمت کو مجھ پہ کر دے وا
اپنی نادانی سے خطائیں کیں — جان و تن پر بڑی جفائیں کیں
مجھ سے پورے نہ واجبات ہوئے — جب کہ محکم نہ محکمات ہوئے
کیں خطائیں جو میں نے حد سے سوا — بخش دے مجھ کو اے مرے مولا
ہے ترا حکم تیری شاہی ہے — جس میں کس کی مجال جاری ہے
حیثیت میری کیا جو دوں میں دلیل — کر دیا اپنے آپ ہی کو ذلیل
پھر بھی آیا ہوں تیرے نزد اے شاہ — ہے جو اعمال نامہ میرا سیاہ
ہوں گناہوں کا معترف اس آن — بے نوا ہوں ذلیل اور حیراں

وَلَاحُجَّةَ لِیْ فِیْمَا جَرٰی عَلَیَّ فِیْهِ قَضَآؤُکَ، وَاَلْزَمَنِیْ حُکْمُکَ وَبَلَآءُکَ، وَقَدْ اَتَیْتُکَ یَا اِلٰهِیْ بَعْدَ تَقْصِیْرِیْ وَاِسْرَافِیْ عَلٰی نَفْسِیْ مُعْتَذِرًا، نَادِمًا، مُنْکَسِرًا، مُسْتَقِیْلاً، مُسْتَغْفِرًا، مُنِیْبًا، مُقِرًّا، مُذْعِنًا، مُعْتَرِفًا، لَآ اَجِدُ مُفَرًّا مِمَّا کَانَ مِنِّیْ، وَلَا مَفْزَعًا اَتَوَجَّهُ اِلَیْهِ فِیْ اَمْرِیْ، غَیْرَ قَبُوْلِکَ عُذْرِیْ، وَاِدْخَالِکَ اِیَّایَ فِیْ سَعَةِ رَحْمَتِکَ،

اور میرے پاس تیرے فیصلے کے مقابلے میں اور تیرے حکم وآزمائش کے سامنے کوئی حجت وکوئی دلیل نہیں ہے۔ اب میں ان تمام کوتاہیوں اور اپنے نفس پر تمام زیادتیوں کے بعد تیری بارگاہ میں ندامت، انکسار، شرمندگی، استغفار، انابت، اقرار، اذعان، اعتراف کے ساتھ حاضر ہو رہا ہوں کہ میرے پاس ان گناہوں سے بھاگنے کے لئے کوئی جائے فرار نہیں ہے اور تیری قبولیت معذرت کے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے صرف ایک ہی راستہ ہے کہ تو اپنی رحمت کاملہ میں داخل کرلے۔

اپنے اعمال پر ہوں شرمندہ — عفو فرما کہ ہوں میں درمندہ
تیرے در کی اگر نہ راہ ملی — نہ ملے گی مجھے پناہ کبھی
میرا دامن اگر خطا میں ہے — ہاتھ میرا تری دعا میں ہے
میں یقیناً ہوں مستحقِ عذاب — عفو میں کر مرے غفور شتاب
میں جو خستہ ہوں اور پریشاں ہوں — ایسی حالت پہ خود پشیماں ہوں
بند ہے مجھ پہ منفعت تیری — جلد تو کر دے مغفرت میری
ہے نہیں عذر جز پشیمانی — ہے اسی واسطے پریشانی
عذر خواہی کو آیا ہوں ترے پاس — توڑنا مت مرے خدا مری آس
ہے کہاں میرے پاس راہ فرار — چاہتا ہوں میں تجھ سے دل کا قرار
کل گناہوں کا مجھ کو ہے اقرار — ہوں میں تائب ہے مغفرت درکار
میری توبہ قبول ہو اے خدا — اپنی رحمت سے بخش دے مولا
ہوں گناہوں میں اپنے جب کہ اسیر — کھول دے اے خدا مری زنجیر
مانگتا ہوں میں تجھ سے اب جو پناہ — کھول دے میرے اوپر اپنی راہ
اپنا پھیلا دے دامن رحمت — فضل تیرا ہو تو ملے عزت

اَللّٰهُمَّ فَاقْبَلْ عُذْرِیْ، وَارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّیْ، وَفُکَّنِیْ مِنْ
شَدِّ وَثَاقِیْ، یَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدَنِیْ، وَرِقَّةَ جِلْدِیْ، وَدِقَّةَ
عَظْمِیْ، یَا مَنْ بَدَءَ خَلْقِیْ، وَذِکْرِیْ، وَتَرْبِیَتِیْ، وَبِرِّیْ،
وَتَغْذِیَتِیْ، هَبْنِیْ لِابْتِدَآءِ کَرَمِکَ، وَسَالِفِ بِرِّکَ بِیْ،
یَا اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ وَرَبِّیْ اَتُرَاکَ مُعَذِّبِیْ بِنَارِکَ بَعْدَ تَوْحِیْدِکَ،

لہٰذا پروردگار! میرے عذر کو قبول فرمالے، میری شدّتِ مصیبت پر رحم فرما، مجھے شدید قید و بند سے نجات عطا فرما۔ پروردگار! میرے بدن کی کمزوری، میری جلد کی نرمی اور میرے استخوان کی باریکی پر رحم فرما۔ اے میرے پیدا کرنے والے، اے مجھے قابل ذکر بنانے والے، اے میرے تربیت دینے والے، اے نیکی کرنے والے، اے غذا کے اسباب فراہم کرنے والے، اپنے سابقہ کرم اور گذشتہ احسانات کی بنا پر مجھے معاف فرمادے۔ اے میرے معبود! میرے آقا! میرے پروردگار! کیا یہ ممکن ہے کہ میرے عقیدۂ توحید کے بعد بھی تو مجھ پر عذاب نازل کرے؟

میں گراں بارِ بارِ عصیاں ہوں — جس کی خاطر ہی سے پریشاں ہوں
تن پہ چلتا نہیں مرا کچھ زور — ہڈیاں ہو گئیں مری کمزور
تو نے پیدا کیا ہے جب مجھ کو — اور بھلایا ہے تو نے کب مجھ کو
پال کر مجھ کو ایسا رزق دیا — جس سے میں پھولتا رہا ہوں سدا
میں ہمیشہ رہا ہوں شکر میں کم — جب کہ بڑھتا رہا ہے تیرا کرم
بس اسی لطف اور کرم سے اب — دل کو میرے قرار دے یا رب
بندگی کچھ تو کی ہے ربّ رحیم — مجھ کو دوزخ سے دور رکھ اے کریم
حد سے زیادہ کریم ہے تری ذات — بس کہ خالی نہ جائے گی مری بات
یا الٰہی و سیدی ربی — ہو میسر مجھے قرار دلی
میں بہ عجز و نیاز آیا ہوں — شرم و توبہ کو ساتھ لایا ہوں
مجھ کو تو دور کر نہ رحمت سے — بس کہ چھٹکارہ دے مصیبت سے
دل میں تیری محبت آئی ہے — اور سینے میں جو سمائی ہے
ہے زباں پر جو تیری یاد سدا — دل بھی رہتا ہے جس سے شاد مرا
یاد رکھوں کسے میں تیرے سوا — ہے زباں تیرے ذکر سے گویا

وَبَعْدَ مَا انْطَوٰى عَلَيْهِ قَلْبِىْ مِنْ مَّعْرِفَتِكَ، وَلَهِجَ بِهٖ لِسَانِىْ مِنْ ذِكْرِكَ، وَاعْتَقَدَهٗ ضَمِيْرِىْ مِنْ حُبِّكَ، وَبَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِىْ وَدُعَآئِىْ خَاضِعًا لِرُبُوْبِيَّتِكَ، هَيْهَاتَ اَنْتَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ تُضَيِّعَ مَنْ رَّبَّيْتَهٗ، اَوْ تُبْعِدَ مَنْ اَدْنَيْتَهٗ، اَوْ تُشَرِّدَ مَنْ اٰوَيْتَهٗ، اَوْ تُسَلِّمَ اِلَى الْبَلَآءِ مَنْ كَفَيْتَهٗ وَرَحِمْتَهٗ،

یا میرے دل میں اپنی معرفت کے باوجود مجھے موردِ عذاب قرار دے جب کہ میری زبان پر مسلسل تیرا ذکر اور میرے دل میں برابر تیری محبت جاگزیں رہی ہے۔ میں صدق دل سے تیری ربوبیت کے سامنے خاضع ہوں اب بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ جسے تو نے پالا ہے اسے برباد بھی کر دے، جسے تو نے قریب بنایا ہے اسے دور کر دے، جسے تو نے پناہ دی ہے اسے راندۂ درگاہ بنا دے یا اسے بلاؤں کے حوالے کر دے جس پر تو نے مہربانی کی ہے۔

دل میں ہے یاد تیری مستحکم — اے خدا کرنا تو نہ اس کو کم
جز ترے کس سے ہے شناسائی — جانتا ہے تو میری دانائی
مجھ کو پالا ہے تو نے کر کے وفا — فضل سے دور کر نہ اے مولا
تو نے قربت جو مجھ کو بخشی ہے — پھر فراغت جو مجھ کو یہ دی ہے
میں یہ کیسے کروں بھی اب باور — کیوں مرا حال ہو گیا مضطر
مجھ کو رحمت سے اپنی دور کیا — کیوں بلاؤں کا یوں وفور کیا
کیسے باور کروں اے رب کریم — کیوں مصائب نے کر دیا ہے ہجوم
مجھ سے چھینا سکون درد دیا — کن بلاؤں نے مجھ کو گھیر لیا
ان بلاؤں سے مجھ کو کر آزاد — سن لے بار خدا مری فریاد
مجھ کو ہے ذکر تیرا اب ازبر — فیض و قربت کا لطف ہو مجھ پر
ایسی قربت جو ہو نہ واپس پھر — رہے موجود تا دم آخر
کاش میں جانتا کہ اے مولا — تو ہے مختار کل ہر اک شے کا
تیری درگاہ میں ہوں اب حاضر — میرے حالات تجھ پہ ہیں ظاہر
کیا مسلط کرے گا مجھ پہ عذاب — کاخِ امید میرا ہوگا خراب

وَلَيْتَ شِعْرِيْ يَا سَيِّدِيْ وَاِلٰهِيْ وَمَوْلَايَ، اَتُسَلِّطُ النَّارَ
عَلٰى وُجُوْهٍ خَرَّتْ لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً، وَعَلٰى اَلْسُنٍ
نَطَقَتْ بِتَوْحِيْدِكَ صَادِقَةً، وَبِشُكْرِكَ مَادِحَةً،
وَعَلٰى قُلُوْبٍ اعْتَرَفَتْ بِاِلٰهِيَّتِكَ مُحَقِّقَةً، وَعَلٰى
ضَمَآئِرَ حَوَتْ مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتّٰى صَارَتْ خَاشِعَةً،
وَعَلٰى جَوَارِحَ سَعَتْ اِلٰى اَوْطَانِ تَعَبُّدِكَ طَآئِعَةً،

یہ بات میں کیسے مان لوں؟ میرے سردار! میرے خدا! میرے مولا! کاش میں یہ سوچ بھی سکتا کہ جو چہرے تیرے سامنے سجدہ ریز رہے ہیں ان پر بھی تو آگ مسلّط کردے گا اور جو زبانیں صداقت کے ساتھ حرفِ توحید کو جاری کرتی رہی ہیں اور تیری حمد وثنا کرتی رہی ہیں یا جن کے دلوں کو تحقیق کے ساتھ تیری خدائی کا اقرار ہے یا جو ضمیر تیرے علم سے اس طرح معمور ہیں کہ تیرے سامنے خاضع وخاشع ہیں یا جو اعضاء وجوارح تیرے مراکز عبادت کی طرف ہنسی خوشی سبقت کرنے والے ہیں۔

وہ زبان جس نے تیرا شکر کیا　　ذکر کا تیرے سلسلہ نہ رکا
تیری وحدت کا تذکرہ ہی رہا　　ورد تیرا زبان پہ ہے سدا
دل بھی وہ جس نے کر لیا اقرار　　کہ تو یکتائے دہر ہے غفار
تیری یکتائی پر ہے اس کو ناز　　بہ خضوع و خشوع و عجز و نیاز
جس کے ہر ذرے میں ہے عشق ترا　　ہے شغف اور شوق جس میں بھرا
کرتا رہتا ہے جو کہ استغفار　　تو مسلط کرے گا اس پہ نار
ایسا ہرگز مرے گماں میں نہیں　　نا امید اس کو تو کرے گا کہیں
مغفرت تیرا شیوہ ہے غفار　　ہے نہیں جس میں بحث اور تکرار
جو بھی ہے سب تری عنایت ہے　　تیری بخشش ہے اور کرامت ہے
تیری بخشش ہے وجہ لطف و عطا　　دے نہ عاصی کو کوئی سی بھی سزا
فضل سے تیرے دور ہے غفار　　جاں پہ میری کرے وفور نار
یہ کرم سے نہیں ترے امید　　ہو میں مدخول آتش جاوید
ہے تو خالق کرم ہے تیری خو　　اپنے بندے سے آشنا ہے تو
تنگ ہے مجھ پہ کس طرح دنیا　　ہوں گرفتار رنج و درد و بلا

وَاَشَارَتْ بِاسْتِغْفَارِكَ مُذْعِنَةً، مَا هٰكَذَا الظَّنُّ بِكَ، وَلَآ اُخْبِرْنَا بِفَضْلِكَ عَنْكَ يَا كَرِيْمُ يَا رَبِّ، وَاَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِيْ عَنْ قَلِيْلٍ مِّنْ بَلَآءِ الدُّنْيَا وَعُقُوْبَاتِهَا، وَمَا يَجْرِيْ فِيْهَا مِنَ الْمَكَارِهِ عَلٰى اَهْلِهَا، عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ بَلَآءٌ وَّمَكْرُوْهٌ قَلِيْلٌ مَّكْثُهٗ، يَسِيْرٌ بَقَآئُهٗ، قَصِيْرٌ مُّدَّتُهٗ، فَكَيْفَ احْتِمَالِيْ لِبَلَآءِ الْاٰخِرَةِ،

اور تیرے استغفار کو یقین کے ساتھ اختیار کرنے والے ہیں ان پر بھی تو عذاب کرے گا، ہرگز تیرے بارے میں ایسا خیال بھی نہیں ہے اور نہ تیرے فضل وکرم کے بارے میں ایسی کوئی اطلاع ملی ہے۔ پالنے والے! تو جانتا ہے کہ میں ضعیف ہوں دنیا کی معمولی بلا اور ادنیٰ سی سختی کو بھی برداشت نہیں کرسکتا اور میرے لئے اس کی ناگواریاں ناقابل تحمل ہیں۔ جب کہ یہ بلائیں قلیل اوران کی مدت مختصر ہے، تومیں اُن آخرت کی بلاؤں کو کس طرح برداشت کروں گا۔

دی جو دنیا نے درد کی سوزش — ہو گئی جسم و جان میں لرزش
جب کہ دنیا کا یہ عذاب ہے کم — جس سے گھٹتا ہی رہتا ہے مرادم
اف وہ شدت کا روزگار دِگر — شور آتش کا اور عذاب سقر
ہے جو اس کا عذاب طولانی — نہ ہٹے گا بہ طرز آسانی
تیرے بندے کو اس کی تاب کہاں — اک ذرا بھی رہا جو اس میں نہاں
سختیاں ہیں جہاں پہ سب کی سب — ہے جہاں انتقام اور غضب
اف وہاں پر ترا وہ غیظ وغضب — دے گا ہر اک کو رنج و درد وتعب
ہوں گے افلاک نیست و نابود — تیرے غیظ وغضب کی ہوگی نمود
آسمان و زمین و جن و بشر — ہوں گے سب تیرے غیظ سے مضطر
ہوگا منقوض جب کہ تیرا نظام — آسمان و زمیں کا شرِّ ختام
یہ حقیر و فقیر اور مسکیں — مستکین و ذلیل اور غمگین
کیا کرے گا یہ اس گھڑی اے خدا — نہ ہوا حقِّ بندگی بھی ادا
ہے جو مسکین و مستکین وحقیر — اس گھڑی کیا کرے گا عبد فقیر
ہے ذلیل واسیر و بے مقدار — تنگ دست وضعیف و عاجز وخوار

وَجَلِيلِ وُقُوعِ الْمَكَارِهِ فِيهَا، وَهُوَ بَلاۤءٌ تَطُولُ مُدَّتُهُ، وَيَدُومُ مَقَامُهُ، وَلاَ يُخَفَّفُ عَنْ اَهْلِهِ، لِاَنَّهُ لاَ يَكُونُ اِلَّا عَنْ غَضَبِكَ، وَانْتِقَامِكَ وَسَخَطِكَ، وَهٰذَا مَا لاَ تَقُومُ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ، يَا سَيِّدِيْ فَكَيْفَ لِيْ، وَاَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيفُ الذَّلِيلُ الْحَقِيرُ الْمِسْكِينُ الْمُسْتَكِينُ، يَا اِلٰهِيْ وَرَبِّيْ

جن کی سختیاں عظیم، جن کی مدّت طویل اور جن کا قیام دائمی ہے۔ جن میں تخفیف کا بھی کوئی امکان نہیں ہے اس لئے کہ یہ بلائیں تیرے غضب، تیرے انتقام اور تیرے عتاب کا نتیجہ ہیں اور ان کی تاب زمین وآسمان نہیں لاسکتے۔ اے میرے مالک! تو پھر میں ایک بندۂ ضعیف وذلیل وحقیر ومسکین وبے چارہ کیا حیثیت رکھتا ہوں۔ خدایا! پروردگار!

اے خدا میرے رب مرے مولیٰ — اے کہ رب عظیم و بے ہمتا
کیا شکایت کرے یہ درماندہ — ہے سوا تیرے کون بخشندہ
بس اسی اک خیال پر ہے مرے — بندِ غم سے خلاصی کیسے کرے
ناتواں و ذلیل خوار ہوا — شرمگیں اور شرمسار ہوا
تو ہی خالق ہے اور ہے مالک — عرض کرتا ہے بندۂ سالک
کر رہا ہوں جو داد اور فریاد — نفس نے کی ہے مجھ پہ جو بیداد
ڈر ہے مجھ کو نہ کر دے تو مردود — اس تصور سے کانپتا ہے وجود
مجھ سے کرنا نہ ہجر کو تو پسند — ورنہ کانپے گا میرا ہر بُنِ بند
بندگی سے جو تیری دور ہوا — اور ڈرتا ہوں اس لئے اے خدا
جان و تن پر اگر عذاب بھی ہو — دوستوں میں مگر حساب بھی ہو
صبر دے صبر دے مجھے یا رب — تیری فرقت مجھے پسند ہے کب
گر کرے گا عذاب مجھ پر یار — عشق تیرا نہ چھوڑوں گا زنہار
اس طرح سے ہوا ترا مشتاق — مجھ پہ ہے شاق تیرا ہجر و فراق
گرمئی نار مجھ پہ ہے آساں — ہے مگر ہجر تیرا بار گراں

وَسَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ، لِاَیِّ الْاُمُوْرِ اِلَیْکَ اَشْکُوْا، وَلِمَا مِنْهَا اَضِجُّ وَاَبْکِیْ، لِاَلِیْمِ الْعَذَابِ وَشِدَّتِهٖ، اَمْ لِطُوْلِ الْبَلَآءِ وَمُدَّتِهٖ، فَلَئِنْ صَیَّرْتَنِیْ لِلْعُقُوْبَاتِ مَعَ اَعْدَآئِکَ، وَجَمَعْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَهْلِ بَلَآئِکَ، وَفَرَّقْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحِبَّآئِکَ وَاَوْلِیَآئِکَ، فَهَبْنِیْ یَا اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ وَرَبِّیْ، صَبَرْتُ عَلٰی عَذَابِکَ

میرے سردار! میرے مولا! میں کس کس بات کی فریاد کروں اور کس کس کام کے لئے آہ وزاری اور گریہ وبکا کروں۔ قیامت کے دردناک عذاب اوراس کی شدت کے لئے یااس کی طویل مصیبت اوردراز مدت کے لئے کہ اگرتو نے ان سزاؤں میں مجھے اپنے دشمنوں کے ساتھ ملا دیا اور مجھے اہل مصیبت کے ساتھ جمع کردیا اور میرے اور اپنے احباء اور اولیاء کے درمیان جدائی ڈال دی تو میرے خدایا! میرے پروردگار! میرے آقا! میرے سردار! پھر یہ بھی طے ہے کہ اگرمیں تیرے عذاب پرصبر بھی کرلوں۔

اپنی فرقت میں مبتلا جو کیا — مجھ کو پھر صبر کا نہیں یارا
نہیں افعال بد کا میرے حساب — جس کے بدلے میں مجھ کو دے گا عذاب
ہے قسم تیری اے خدائے حکیم — ہوگی گویائی جب عطا اے علیم
نار و دوزخ میں ہوں گا جب برباد — بس تجھی سے کروں گا واں فریاد
واں کروں گا میں شور اور غوغا — تجھ سے دوری پہ ہوگی واویلا
سر دھنوں گا میں منفعت کے لئے — بس کہ روؤں گا مغفرت کے لئے
مجھ کو اب چاہئے تری امداد — دوستوں کے فراق پر فریاد
جن کی فرقت پہ آج روتا ہوں — اشک حسرت سے منہ بھگوتا ہوں
ان کو پلٹا دے میرے پاس آقا — نہیں دوری پہ صبر کا یارا
کھاتا ہوں تجھ سے تیرے حق کی قسم — بند بند تو کرے جدا جو بہم
بس کہ ہر بند سے یہ آئے صدا — نہیں فرقت گوارا ان کی ذرا
میری امید تیری رحمت ہے — ہے کرم تیرا اور عنایت ہے
عالموں کا تو منتہائے کمال — عارفوں کی امید کا تو مآل
کر حقیر و فقیر پر تو کرم — درگذر کر گناہ سے ہر دم

فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَلٰى فِرَاقِكَ، وَهَبْنِىْ صَبَرْتُ عَلٰى حَرِّ نَارِكَ، فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ اِلٰى كَرَامَتِكَ، اَمْ كَيْفَ اَسْكُنُ فِى النَّارِ وَرَجَائِىْ عَفْوُكَ، فَبِعِزَّتِكَ يَا سَيِّدِىْ وَمَوْلَاىَ اُقْسِمُ صَادِقًا، لَئِنْ تَرَكْتَنِىْ نَاطِقًا، لَاَضِجَّنَّ اِلَيْكَ بَيْنَ اَهْلِهَا ضَجِيْجَ الْاٰمِلِيْنَ، وَلَاَصْرُخَنَّ اِلَيْكَ صُرَاخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ، وَلَاَبْكِيَنَّ عَلَيْكَ بُكَآءَ الْفَاقِدِيْنَ،

تو تیرے فراق پر صبر نہیں کرسکتا اور اگر آتش جہنم کی گرمی برداشت بھی کرلوں تو تیری کرامت کے نہ دیکھنے کو برداشت نہیں کرسکتا بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ میں تیری معافی کی امید رکھوں اور پھر میں آتش جہنم میں جلا دیا جاؤں، تیری عزت وعظمت کی قسم! اے میرے آقا و مولا اگر تو نے میری گویائی کو باقی رکھا تو میں اہل جہنم کے درمیان بھی امیدواروں کی طرح فریاد کروں گا اور فریادیوں کی طرح نالہ و شیون کروں گا اور "عزیزِ گم کردہ" کی طرح تیری دُوری پر آہ و بکا کروں گا۔

عفو کر عفو کر مرے مولا — تیری رحمت ہو بس نصیب مرا
آگ میں کیسے مجھ کو ڈالے گا — تیری رحمت ہے واسطہ میرا
اے حبیب قلوب اے غفار — ہے تو مولائے بے کس و ناچار
اے خداوند آسمان و زمیں — اے تسلی دہِ دلِ مسکیں
ہے نہیں کوئی اپنا تیرے سوا — میری فریاد سن لے بار خدا
ہر ضعیف وقوی کی سنتا ہے — سب کی فریاد کو پہنچتا ہے
نار میں رہ کے تیرا ذکر کرے — ہے کرم پر ترے نگاہ دھرے
اک مسلماں کی آہ و زاری ہے — حسرت و عجز جس پہ طاری ہے
رنج اور غم سے جو تڑپتا ہے — ہر گھڑی اک عذاب چکھتا ہے
ہے گناہوں کا اس کے خمیازہ — ہر گھڑی اک عذاب ہے تازہ
جرم کا کر رہا ہے جو اقرار — جس کو حاصل نہ ہوگی راہ فرار
کرتا ہے آہ و زاریٔ جانکاہ — ڈھونڈھتا ہے جو ہر سو جائے پناہ
کھینچتا ہے جو آہِ جاں فرسا — دل سے کہتا ہے اے مرے مولا
میری امید تیری رحمت ہے — دل کے اوپر تری حکومت ہے

وَلَأُنَادِيَنَّكَ اَيْنَ كُنْتَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، يَا غَايَةَ اٰمَالِ الْعَارِفِيْنَ، يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ، يَا حَبِيْبَ قُلُوْبِ الصَّادِقِيْنَ، وَيَآ اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ، اَفَتُرَاكَ سُبْحٰنَكَ يَا اِلٰهِيْ، وَبِحَمْدِكَ، تَسْمَعُ فِيْهَا صَوْتَ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ سُجِنَ فِيْهَا بِمُخَالَفَتِهٖ، وَذَاقَ طَعْمَ عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهٖ، وَحُبِسَ بَيْنَ اَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهٖ وَجَرِيْرَتِهٖ۔

اور تو جہاں بھی ہوگا تجھے آواز دوں گا کہ تو مومنین کا سرپرست، عارفین کا مرکز امید، فریادیوں کا فریادرس، صادقین کا محبوب اور عالمین کا معبود ہے۔ میرے پاکیزہ صفات قابل حمد وثنا پروردگار! کیا یہ ممکن ہے کہ تو اپنے بندۂ مسلمان کو اس کی مخالفت کی بنا پر جہنم میں گرفتار اور معصیت کی بنا پر عذاب کا مزہ چکھنے والا اور جُرم وخطا کی بنا پر جہنم کے طبقات کے درمیان کروٹیں بدلنے والا بنادے۔

کہتا ہے با زبانِ اہلِ وفا — بخش دے بخش دے مجھے آقا
نام سے تیرے بس توسل ہے — تیرے غفران پر توکل ہے
تو ہے رحمان اور رحیم و کریم — کیسے ہوگا ترا عذاب الیم
ہے سیہ میرا نامۂ اعمال — عفو کرنا نہیں ہے تجھ سے مجال
باب رحمت ہے تیرا ہر دم وا — آگ میں کیسے مجھ کو ڈالے گا
وہ ترا فضل وہ تری رحمت — وہ کرم تیرا اور تری الفت
تجھ سے امید میری وابستہ — لطف کر دے نہ کر مجھے خستہ
کس طرح تو عذاب اس پہ کرے — فضل کی تیری آرزو جو رکھے
اس کو رنجور کس طرح تو کرے — تیری چوکھٹ پہ سر جو آ کے دھرے
چیختا ہے ترا یہ فریادی — کر عطا رنج و غم سے آزادی
دیکھتا ہے تو میری حالت زار — کھوئے بیٹھا ہوں دل سے صبر وقرار
تو کرم کی نظر سے دیکھ ذرا — بخش دے سارے جرم ساری خطا
جو میں کہتا ہوں سن لے بار خدا — تجھ سے حالت چھپی نہیں آقا
حال میرا جو تجھ کو ہے معلوم — دی وہ ذلت کہ ہو گیا مذموم

وَهُوَ يَضِجُّ اِلَيْكَ ضَجِيْجَ مُؤَمِّلٍ لِرَحْمَتِكَ،
وَيُنَادِيْكَ بِلِسَانِ اَهْلِ تَوْحِيْدِكَ، وَيَتَوَسَّلُ
اِلَيْكَ بِرُبُوْبِيَّتِكَ، يَا مَوْلَايَ فَكَيْفَ يَبْقٰى
فِي الْعَذَابِ، وَهُوَ يَرْجُوْ مَا سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ،
اَمْ كَيْفَ تُؤْلِمُهُ النَّارُ وَهُوَ يَأْمُلُ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ،
اَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهُ لَهِيْبُهَا وَاَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ،
وَتَرٰى مَكَانَهُ، اَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ زَفِيْرُهَا

اور پھر یہ دیکھے کہ وہ امیدوارِ رحمت کی طرح فریاد کناں اور اہل توحید کی طرح پکارنے والا، ربوبیت کے وسیلہ سے التماس کرنے والا ہے اور تو اس کی آواز نہیں سنتا ہے۔ خدایا! تیرے حلم وتحمل سے آس لگانے والا کس طرح عذاب میں رہے گا جب کہ وہ تیری رحمت کا امیدوار ہے یا وہ کس طرح جہنم کے رنج و الم کا شکار ہوگا جو تیرے فضل وکرم سے امیدیں وابستہ کرنے والا ہو۔ جہنم کی آگ اسے کس طرح جلائے گی جب کہ تو اس کی آواز کو سن رہا ہوگا۔ اور اس کی منزل کو دیکھ رہا ہوگا۔ جہنم کے شعلے اسے کس طرح اپنی لپیٹ میں لیں گے۔

کر رہا ہوں طلب میں تجھ سے مدد — گڑگڑاتا ہوں رو برو بے حد
میرے پروردگار سبحانی — دیکھتا ہے مری پریشانی
میرا ایمان بس کہ تجھ پر ہے — طلب عفو اب مکرر ہے
جب کہ تو ہے کریم اور غفار — کیوں مسلط کرے گا مجھ پہ نار
فضل رحمت سے دور کیوں تو کرے — ہو کرم تیرا جب کہ سایہ کئے
ہوں جو یکتا پرست و راست سخن — دور کیونکر نہ ہوں گے رنج و محن
ہوں خطاکار بدگمان نہیں — کہ نہ بخشے گا تو مجھے جو کہیں
علم بھی میرا تیری رحمت ہے — ہے کرم تیرا اور عنایت ہے
میرے اعمال نیکیوں سے ہیں دور — پھر بھی دوزخ میں کیوں کرے محشور
ہے کرم پر ترے یقین مجھے — کہ نہ دوزخ کے تو سپرد کرے
کبریائی کی تیری تجھ کو قسم — تیرے فضل و کرم سے میرا بھرم
مجھ پہ احسان ہوگا روز حساب — جرم و عصیاں کے باوجود ثواب
ہے تری خو عطا و جود و ثواب — کب تری خو میں ہے عذاب وعقاب
اے خدائے کریم و بخشندہ — ہوں گناہوں پہ میں جو شرمندہ

وَاَنۡتَ تَعۡلَمُ ضَعۡفَهٗ، اَمۡ كَيۡفَ يَتَقَلۡقَلُ بَيۡنَ اَطۡبَاقِهَا
وَاَنۡتَ تَعۡلَمُ صِدۡقَهٗ، اَمۡ كَيۡفَ تَزۡجُرُهٗ زَبَانِيَتُهَا وَهُوَ
يُنَادِيۡكَ يَا رَبَّهٗ ،اَمۡ كَيۡفَ يَرۡجُوۡ فَضۡلَكَ فِيۡ عِتۡقِهٖ
مِنۡهَا فَتَتۡرُكُهٗ فِيۡهَا هَيۡهَاتَ، مَا ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ وَلَا
الۡمَعۡرُوۡفُ مِنۡ فَضۡلِكَ، وَلَا مُشۡبِهٌ لِّمَا عَامَلۡتَ بِهٖ
الۡمُوَحِّدِيۡنَ مِنۡ بِرِّكَ وَاِحۡسَانِكَ، فَبِالۡيَقِيۡنِ اَقۡطَعُ

جب کہ تو اس کی کمزوری کو دیکھ رہا ہوگا وہ جہنم کے طبقات میں کس طرح کروٹیں بدلے گا جب کہ تو اس کی صداقت کو جانتا ہے جہنم کے فرشتے اسے کس طرح جھڑکیں گے جب کہ وہ تجھے آواز دے رہا ہوگا اور تو اسے جہنم میں کس طرح چھوڑ دے گا جب کہ وہ تیرے فضل و کرم کا امیدوار ہوگا۔ ہرگز تیرے بارے میں یہ خیال اور تیرے احسانات کا یہ انداز نہیں ہے۔ تو نے جس طرح اہل توحید کے ساتھ نیک برتاؤ کیا ہے اس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ میں تو یقین کے ساتھ کہتا ہوں

ہے یقیں تو اگر کرے احساں   بخش دے ساری خلق کو یکساں
تیرا بحر کرم جو مارے جوش   ہو جہنم کی آگ سب خاموش
حکم سے تیرے نار ہوئے سرد   کچھ نہ رحمت پہ تیری آئے گرد
نہ رہے باقی اس کا نام و نشاں   ہوئے جب ختم ہونے کا فرماں
ہے کرم اور لطف تیرا سوا   عام جن و بشر پہ ہے جو سدا
نام کی اپنے کھائی ہے سوگند   کافروں کو کرے گا نار میں بند
نام تیرا مقدس و والا   جس کی توصیف کا کسے یارا
کافروں کے لئے یہ دوزخ ہے   سخت جن پر عذاب برزخ ہے
قوم جن و بشر سے جو کفار   ہے انھیں کے لئے عذاب نار
دوستوں پر تو فضل ہے تیرا   کیوں جہنم جلائے تاب ہے کیا
انت جلَّ ثناؤکَ جو کہا   واسطہ کیا ہے رخ جو ہے موڑا
فضل تیرا جو مجھ پہ رہتا ہے   نور سے جس کے دل میں تڑکا ہے
کر دے ظاہر جو اپنا لطف و جود   اے خدائے قدیم حیَّ و ودود
نام سے تیرے ہوں سخن گستر   تیرا وہ اقتدار بے ہمسر

لَوْلَا مَا حَكَمْتَ بِهٖ مِنْ تَعْذِيْبِ جَاحِدِيْكَ، وَقَضَيْتَ
بِهٖ مِنْ اِخْلَادِ مُعَانِدِيْكَ، لَجَعَلْتَ النَّارَ كُلَّهَا
بَرْدًا وَسَلَامًا، وَمَا كَانَ لِاَحَدٍ فِيْهَا مَقَرًّا وَّلَا مُقَامًا
لٰكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُكَ، اَقْسَمْتَ اَنْ تَمْلَأَهَا
مِنَ الْكَافِرِيْنَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ،
وَاَنْ تُخَلِّدَ فِيْهَا الْمُعَانِدِيْنَ، وَاَنْتَ جَلَّ ثَنَآؤُكَ

کہ تو نے اپنے منکروں کے حق میں عذاب کا فیصلہ نہ کر دیا ہوتا اور اپنے دشمنوں کو ہمیشہ جہنم میں رکھنے کا حکم نہ دے دیا ہوتا تو ساری آتش جہنم کو سرد اور سلامتی بنا دیتا اور اس میں کسی کا ٹھکانا اور مقام نہ ہوتا لیکن تو نے اپنے پاکیزہ اسماء کی قسم کھائی ہے کہ جہنم کو انسان و جنات کے کافروں سے پُر کرے گا۔ اور معاندین کو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رکھے گا اور تو نے، کہ تیری حمد و ثنا جلالت والی ہے

دوست دشمن سبھی کو بھیجے گا　　گر جہنم تو فرق کیا ہوگا
ہے عدالت کا جب مجھے اقرار　　آئے گا روز کیفر کردار
دوست دشمن سبھی پہ ہوگا عذاب　　کاخ امید سب کا ہوگا خراب؟
دوست تیرے ہوئے ہیں اقراری　　ان پہ دوزخ کی ہوگی تاریکی؟
اے خداوند حیٔ اور قدیر　　میری بگڑی ہوئی بنا تقدیر
تیری قدرت تو آشکارا ہے　　تیری حکمت کا بول بالا ہے
غالبیت تری عیاں سب پر　　ہوں زمین و زماں کہ بحر و بر
اسی لحظہ ہو لطف عیاں مجھ پر　　اسی شب میں ہو عفو سر تا سر
جرم سے بھر گیا مرا دفتر　　محو کر دے گناہ سب یکسر
جرم مجھ سے ہوئے ہیں جو سرزد　　نہیں جن کا شمار اور نہ حد
گرچہ میرے گناہ ہیں بسیار　　ہے مگر تو کریم اور غفار
تو ہی بخشندہ و غفور و کریم　　مہربان و لطیف و حیٔ و قدیم
کیا پردہ مرے گناہوں کا　　بخش دے ان کو اب مرے مولا
آشکارا جو جرم میں نے کئے　　خلوتوں میں بھی کچھ گناہ ـ

قُلْتَ مُبْدِئاً وَتَطَوَّلْتَ بِالْاِنْعَامِ مُتَكَرِّمًا
اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُوْنَ O
اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ فَاَسْئَلُکَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِیْ قَدَّرْتَهَا،
وَبِالْقَضِیَّةِ الَّتِیْ حَتَمْتَهَا وَحَکَمْتَهَا، وَغَلَبْتَ
مَنْ عَلَیْهِ اَجْرَیْتَهَا، اَنْ تَهَبَ لِیْ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ،
وَفِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ، کُلَّ جُرْمٍ اَجْرَمْتُهٗ، وَکُلَّ
ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ، وَکُلَّ قَبِیْحٍ اَسْرَرْتُهٗ،

ابتداء ہی سے اپنے کرم وانعام سے یہ اعلان کر دیا ہے کہ کیا وہ لوگ جو مومن ہیں اسی حیثیت کے ہیں جیسے کہ فاسق؟ نہیں، یہ برابر نہیں ہو سکتے تو خدایا! مولایا! میں تیری مُقدر کردہ قدرت اور تیری ختمی حکمت وقضاوت اور ہر محفلِ نفاذ پر غالب آنے والی عظمت کا حوالہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے معاف کر دے۔ اسی رات میں اور اِسی وقت میرے سارے جرائم جن کا میں مرتکب ہوا ہوں، ہر وہ گناہ جو مجھ سے سرزد ہوا، اور ساری ظاہری اور باطنی برائیاں

اپنی نادانی سے گناہ کئے — اور کچھ جان بوجھ کر بھی کئے
سب کو تو بخش دے عیاں کہ نہاں — نہیں جن کا حساب بے پایاں
وہ مؤکل ترے جو رہتے ہیں — سارے اعمال جو کہ لکھتے ہیں
میرے اعمال کے جو ناظر ہیں — ان کے آگے نہاں بھی ظاہر ہیں
ہر پسند نا پسند کو تکتے ہیں — حکم سے تیرے سب وہ لکھتے ہیں
سر محشر کرائیں گے اقرار — تاکہ میں کر سکوں نہ کچھ انکار
آنکھ کان اور سب مرے اعضاء — ہوں گے میرے گواہ روزِ جزاء
بن کے آئیں گے شاہد فردا — شانہ و دست و سینہ و سر و پا
ساتھ ان سب کے تو جو دیکھتا ہے — میرے ہر امر کو تو جانتا ہے
تیری رحمت نے کر دیئے پنہاں — جتنے بھی جرم آشکار و نہاں
چھپ گئے سب ہوئی جو تیری عطا — تھے خطرناک جب کہ جرم و خطا
جب کہ دنیا میں رکھی ہے عزت — تو قیامت میں بھی نہ دے ذلت
نیکیوں کا مجھے دیا بدلہ — مجھ پہ شامل رہی عطا ہی عطا
نعمتیں مجھ کو کتنی دیں مطلوب — اور کھلایا ہمیں جو تھا مرغوب

وَكُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهُ، كَتَمْتُهُ اَوْ اَعْلَنْتُهُ، اَخْفَيْتُهُ
اَوْ اَظْهَرْتُهُ، وَكُلَّ سَيِّئَةٍ اَمَرْتَ بِاِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ
الْكَاتِبِيْنَ الَّذِيْنَ وَكَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا يَكُوْنُ مِنِّيْ،
وَجَعَلْتَهُمْ شُهُوْدًا عَلَيَّ مَعَ جَوَارِحِيْ، وَكُنْتَ
اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيَّ مِنْ وَّرَآئِهِمْ، وَالشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ
عَنْهُمْ، وَبِرَحْمَتِكَ اَخْفَيْتَهُ، وَبِفَضْلِكَ سَتَرْتَهُ،

اور ساری جہالتیں اور نادانیاں جن پر میں نے خفیہ طریقے سے یا علی الاعلان، چھپا کر یا ظاہر کر کے عمل کیا ہے، اور میری تمام خرابیاں جنھیں تو نے درج کرنے کا حکم کراماً کاتبین کو دیا ہے جن کو اعمال کے محفوظ کرنے کے لئے معین کیا ہے اور میرے اعضاء و جوارح کے ساتھ ان کو میرے اعمال کا گواہ قرار دیا ہے اور پھر تو خود بھی ان سب کی نگرانی کر رہا ہے اور جو ان سے مخفی رہ جائے اس کا گواہ ہے، سب کو معاف فرما دے۔ یہ تو تیری رحمت ہے کہ تو نے انھیں چھپا دیا ہے اور اپنے فضل و کرم سے ان عیوب پر پردہ ڈال دیا ہے۔

مجھ پہ رحمت کو اپنی پلٹا دے ۔۔۔ میہماں ہوں کرم تو فرما دے
تو کریم و رحیم اور رحماں ۔۔۔ جرم وہ بخش دے جو ہیں پنہاں
بخش دے جرم عفو کر دے گناہ ۔۔۔ دفتر اعمال کا ہے میرے سیاہ
ورد کرتا ہوں تیرا روز و شب ۔۔۔ ربی یا ربّ ربّنا یا رب
ہوں میں مسکین و بے نواء و حقیر ۔۔۔ ہوں اسیر و فقیر باتقصیر
تو خداوند پاک و یکتا ہے ۔۔۔ میرا آقا ہے میرا مولا ہے
میرے سرّ و علن سے ہے آگاہ ۔۔۔ بخش دے ہوں میں بندۂ درگاہ
بال میرے مثال عبد اسیر ۔۔۔ ہاتھ میں تیرے اے علیم و خبیر
عفو کر دے کہ تو عذاب کرے ۔۔۔ تو بنا دے کہ یا خراب کرے
تو خدا ہے تو سید و مولا ۔۔۔ فضل سے اپنے بخش دے آقا
میری بیچارگی تجھے معلوم ۔۔۔ ہوں میں ذلت سے کس قدر مغموم
ہے عیاں تجھ پہ روزگار مرا ۔۔۔ دل ہے رنجور و بے قرار مرا
تیری رحمت کو کر رہا ہوں طلب ۔۔۔ ربی یا ربّ ربّنا یا رب
تیری پاکی و کبریائی کا ۔۔۔ واسطہ سب صفات باری کا

وَاَنْ تُوَفِّرَ حَظِّیْ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ اَنْزَلْتَہٗ، اَوْ اِحْسَانٍ فَضَّلْتَہٗ، اَوْبِرٍّ نَشَرْتَہٗ، اَوْ رِزْقٍ بَسَطْتَہٗ، اَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُہٗ، اَوْ خَطَاٍ تَسْتُرُہٗ، یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ، یَا اِلٰھِیْ وَسَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ، وَمَالِکَ رِقِّیْ، یَا مَنْ بِیَدِہٖ نَاصِیَتِیْ، یَا عَلِیْماً بِضُرِّیْ وَمَسْکَنَتِیْ، یَا خَبِیْراً بِفَقْرِیْ وَفَاقَتِیْ، یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ، اَسْئَلُکَ بِحَقِّکَ وَقُدْسِکَ

میرے پروردگار! اپنی طرف سے نازل ہونے والے ہر خیر واحسان، اورنشر ہونے والی ہر نیکی، ہر وسیع رزق، ہر بخشے ہوئے گناہ، اور ہر پردہ پوشی عیوب میں سے میرا وافر حصہ قرار دے۔ اے میرے رب! اے میرے رب! اے میرے رب! اے میرے مولا اور آقا، اے میری بندگی کے مالک! اے میرے مقدر کے صاحبِ اختیار! اے میری پریشانی اور بے نوائی کے جاننے والے، اے میرے فقروفاقہ کی اطلاع رکھنے والے! اے میرے رب! اے میرے رب! اے میرے رب! تجھے تیرے حق، تیری قدوسیت،

مجھ پہ پلٹا دے میرے لیل و نہار — پھر دے توفیق ذکر و ورد اک بار
یاد سے اپنی کر دے دل آباد — تیری خدمت میں خاطر ہوئے شاد
ہوئے آبادِ یاد یہ دل و جاں — اور رہے تیرا ذکر وردِ زباں
تو اگر چاہے تو بنوں مقبول — تو جو اعمال کر لے میرے قبول
درد مجھ میں رہے یہ تا بہ ابد — اے خداوند حیؑ و وتر و صمد
یاد سے تیری جاں کو ہو آرام — تیری قدرت کا ذکر ہوئے مدام
جز ترے کس سے گفتگو میں کروں — ماسوا تیرے راز کس سے کہوں
تو جو کر لے قبول ہے وہ خوب — بس کہ مومن کا جو بنے مطلوب
تیرے سمت آرہا ہوں مہلت دے — شکوۂ حال کی اجازت دے
حال کا میرے تو ہے جانب دار — غیر سے تیرے کچھ نہیں سروکار
سروری سیدی خداوندا — آسرا کچھ نہیں ہے تیرے سوا
مجھ کو قوت دے ہے مری یہ طلب — ربی یا ربّ ربّنا یا رب
مجھ کو خدمت کی دے توانائی — اور بندوں کی صف میں دارائی
دل کو میرے تو عزم محکم دے — اور عمل کو تو سعی پیہم دے

وَاَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَاَسْمَآئِكَ، اَنْ تَجْعَلَ اَوْقَاتِيْ مِنَ
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَةً، وَبِخِدْمَتِكَ
مَوْصُوْلَةً وَاَعْمَالِيْ عِنْدَكَ مَقْبُوْلَةً، حَتّٰى تَكُوْنَ
اَعْمَالِيْ وَاَوْرَادِيْ كُلُّهَا وِرْدًا وَّاحِدًا، وَحَالِيْ فِيْ
خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا، يَا سَيِّدِيْ يَا مَنْ عَلَيْهِ مُعَوَّلِيْ،
يَا مَنْ اِلَيْهِ شَكَوْتُ اَحْوَالِيْ، يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ،

اور تیرے عظیم ترین صفات اور اسماء کا واسطہ دے کر یہ سوال کرتا ہوں کہ دن اور رات میں جملہ اوقات اپنی یاد سے معمور کر دے اور اپنی خدمت کی مسلسل توفیق عطا فرما، میرے اعمال کو اپنی بارگاہ میں مقبول قرار دے تاکہ میرے جملہ اعمال اور جملہ اَوراد سب فقط تیرے لئے ہوں، اور میرے حالات ہمیشہ تیری خدمت کے لئے وقف رہیں میرے مولا! میرے مالک! جس پر میرا اعتماد ہے اور جس سے میں اپنے حالات کی فریاد کرتا ہوں۔ اے رب! اے رب! اے رب!

عشق میں تیرے دل پریشاں ہے — تیری ہیبت سے جو کہ ترساں ہے
تیری الفت جو اس پہ غالب ہے — بس ترے فضل کا یہ طالب ہے
راستہ دل کا میرے آساں کر — وصل کا اپنے کچھ تو ساماں کر
وصل سے بھر دے دل کا یہ پیوند — عشق میں تیرے لرزاں ہے ہر چند
بندگی کا جو عزم رکھتا ہوں — اس کی قوت کا تجھ سے جویا ہوں
آستاں پر ترے جو آیا ہوں — مثلِ عشاق تجھ سے گویا ہوں
مست و مشتاق بن کے آیا ہوں — وادیٔ عشق کا میں جویا ہوں
مجھ سے پہلے بھی مست آئے ہیں — تیرا قرب و وصال پائے ہیں
مجھ کو حق الیقین ہو ایسا عطا — جز ترے کچھ نظر نہ آئے ذرا
کر مجھے مخلصین سے نزدیک — تاکہ روشن ہو یہ دلِ تاریک
مثلِ مردانِ پاک و با ایماں — دل ترے خوف سے رہے لرزاں
آشیاں میرے دل کا ہوئے وہاں — ہو تجلی تری جہاں ہر آں
مجھ کو لے لے محبوں کے مابین — رنج تنہائی سے عطا کر چین
دوستانِ مقربِ درگاہ — ہیں کہاں پاک باز و حق آگاہ

قَوِّ عَلٰی خِدْمَتِکَ جَوَارِحِیْ، وَاشْدُدْ عَلَی الْعَزِیْمَةِ جَوَانِحِیْ، وَهَبْ لِیَ الْجِدَّ فِیْ خَشْیَتِکَ، وَالدَّوَامَ فِی الْاِتِّصَالِ بِخِدْمَتِکَ، حَتّٰی اَسْرَحَ اِلَیْکَ فِیْ مَیَادِیْنِ السَّابِقِیْنَ، وَاُسْرِعَ اِلَیْکَ فِی الْبَارِزِیْنَ، وَاَشْتَاقَ اِلٰی قُرْبِکَ فِی الْمُشْتَاقِیْنَ، وَاَدْنُوَ مِنْکَ دُنُوَّ الْمُخْلِصِیْنَ، وَاَخَافَکَ مَخَافَةَ الْمُوْقِنِیْنَ،

اپنی خدمت کے لئے میرے اعضاء و جوارح کو مضبوط کر دے اور اپنی طرف رُخ کرنے کے لئے میرے ارادۂ دل کو مستحکم بنا دے اپنا خوف پیدا کرنے کی کوشش اور اپنی مسلسل خدمت کرنے کا جذبہ عطا فرما، تاکہ میں تیری طرف سابقین کے ساتھ آگے بڑھوں اور تیز رفتار افراد کے ساتھ قدم ملا کے چلوں مشتاقین کے درمیان تیرے قرب کا مشتاق شمار ہوں اور مخلصین کی طرح تیری قربت اختیار کروں۔ صاحبانِ یقین کی طرح تیرا خوف پیدا کروں۔

رازداں اور بہترین عباد — ہر غم و رنج سے جو تھے آزاد
میں کہاں دولتِ وصال کہاں — تیرا وہ قرب و اتصال کہاں
ہاں عنایت و مرحمت تیری — بخش دے مجھ کو ایسی دانائی
جس سے اہل یقیں میں ہو جاؤں — پھر تو آرام اور سکوں پاؤں
میری بدخواہی جو کوئی چاہے — اس کے اس فعل بد سے تو نپٹے
میری جانب جو کوئی مکر کرے — تو اسی کی طرف وہ پلٹا دے
مجھ پہ کر مہربانی جود و عطا — بخش دے ہر گناہ و جرم مرا
مجھ کو اپنی امان میں رکھ لے — اپنے ہی سائبان میں رکھ لے
میرے اس حال پر تو رحم کرے — خلعتِ لطف مجھ کو پہنا دے
قابلِ فیض ہیں مرے تن و جاں — بخش میرے چھپے ہوئے عصیاں
بس عنایت کی اک نظر فرما — ذکر میں تیرے ہو زباں گویا
دل کو کر نورِ لطف سے لبریز — جسم ہو نور خیز و رحمت بیز
بخش دے جرم سارے اور خطا — باب غفران مجھ پہ کر دے وا
میں نے پھیلائے دست عجز و نیاز — آشکارا ہیں تیرے سمت دراز

وَاجْتَمِعَ فِيْ جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ
وَمَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْٓءٍ فَاَرِدْهُ، وَمَنْ كَادَنِيْ فَكِدْهُ،
وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَحْسَنِ عَبِيْدِكَ نَصِيْبًا عِنْدَكَ،
وَاَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِّنْكَ، وَاَخَصِّهِمْ زُلْفَةً لَّدَيْكَ،
فَاِنَّهٗ لَا يُنَالُ ذٰلِكَ اِلَّا بِفَضْلِكَ، وَجُدْلِيْ بِجُوْدِكَ،
وَاعْطِفْ عَلَيَّ بِمَجْدِكَ، وَاحْفَظْنِيْ
بِرَحْمَتِكَ، وَاجْعَلْ لِّسَانِيْ بِذِكْرِكَ لَهِجًا،

اور مومنین کے ساتھ تیرے جوار میں حاضری دوں۔ اے اللہ! جو بھی میرے ساتھ کوئی برائی چاہے یا میرے ساتھ کوئی چال چلے تو اسے ویسا ہی بدلہ دینا اور مجھے بہترین حصہ پانے والا قریب ترین منزلت رکھنے والا اور مخصوص ترین قربت کا حامل بندہ قرار دینا کہ یہ کام تیرے جودوکرم کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ خدایا! میرے اوپر کرم فرما اپنی بزرگی سے رحمت نازل فرما، اپنی رحمت سے میرا تحفظ فرما، میری زبان کو اپنے ذکر سے گویا فرما۔

خود تجھی نے کہا دعا کے لئے — اور اجابت کے تو نے وعدے کئے
تو نے نزد اپنے خود بلایا ہے — بندہ لطف و کرم کا جویا ہے
اپنے مجرم پہ تو عنایت کر — زخم دل کو کرم سے اپنے بھر
بخش دے غرق جرم وعصیاں ہوں — معذرت کرتا ہوں پشیماں ہوں
ہوں میں اک بندۂ سر افگندہ — ہوں کھڑا رو سیاہ و شرمندہ
کر رہا ہے دعا ندامت ہے — تجھ سے بس طالب اجابت ہے
دل مرا تیری سمت مائل ہے — تیرے عرفان کا جو قائل ہے
خانۂ دل مرا جو خالی ہے — تیری مہمانی کا سوالی ہے
ہاتھ میں نے کئے ہیں اپنے بلند — تیری عزت کی دیتا ہوں سوگند
مجھ پر لطف و کرم کی بارش کر — بس کہ پوری مری گذارش کر
مہر و لطف و کرم عنایت کر — ہر دعا کی مری اجابت کر
اے خداوندِ خالقِ اکبر — دور رکھ مجھ سے شرِ جن و بشر
اے سریع الرضا کر عفو مجھے — ہوں دہن میں دعا کو اپنے لئے
تو ہے غفار عفو کر دے گناہ — گڑگڑاتا ہے بندۂ درگاہ

وَقَلْبِیْ بِحُبِّکَ مُتَیَّمًا، وَمُنَّ عَلَیَّ بِحُسْنِ اِجَابَتِکَ،
وَاَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ وَاغْفِرْ زَلَّتِیْ، فَاِنَّکَ قَضَیْتَ
عَلٰی عِبَادِکَ بِعِبَادَتِکَ، وَاَمَرْتَهُمْ بِدُعَآئِکَ،
وَضَمِنْتَ لَهُمُ الْاِجَابَةَ، فَاِلَیْکَ یَا رَبِّ نَصَبْتُ
وَجْهِیْ، وَاِلَیْکَ یَا رَبِّ مَدَدْتُّ یَدِیْ، فَبِعِزَّتِکَ
اِسْتَجِبْ لِیْ دُعَآئِیْ وَبَلِّغْنِیْ مُنَایَ،

میرے دل کو اپنی محبت کا عاشق بنا دے اور مجھ پر بہترین قبولیت کے ساتھ احسان فرما۔ میری خطائیں بخش دے اور میری لغزشوں سے درگذر فرما۔ تو نے اپنے بندوں پر عبادت فرض کی ہے انھیں دُعا کا حکم دیا ہے اور ان سے قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے اب میں تیری طرف رُخ کیے ہوں اور تیری بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے ہوں، اپنی عزت کا واسطہ! میری دعا کو قبول فرما مجھے میری مراد تک پہنچا دے

ہوں میں بے چارہ غرقِ عصیاں ہوں — خوار ہوں پست ہوں پشیماں ہوں
تو کریم و رحیم و رحمانی — دور کر دے مری پریشانی
نام تیرا بنا ہوا ہے دوا — ذکر سے تیرے مل رہی ہے شفا
تیری طاعت ہے مایہ اور غنا — کر لے مقبول مجھ سے میری دعا
میرا سرمایہ ہے امید ورجاء — اپنی حالت پہ کر رہا ہوں بکا
اسلحہ چشمہائے گریاں ہیں — حالت زار پر پریشاں ہیں
گڑگڑا کر میں کر رہا ہوں دعا — نہ ہو نازل عذاب و رنج و بلا
حق یہ ہے سابغ النعم تو ہے — دافع ہر بلا و غم تو ہے
تو ہے تاریکیوں میں نور وضیا — رکھ اندھیروں سے مجھ کو دور خدا
نہ کسی نے تجھے پڑھایا ہے — تیرا سب علم تیرا اپنا ہے
تجھ کو تعلیم دیتا کون فقیر — سب ہیں محتاج تو علیم و خبیر
ہے ترا حکم جاری ہوں کلمات — بر محمد وآل او صلوات
وہ محمد جو احمد مختار — بھیج ان پر درود اے غفار
ان پہ اور ان کی آل اطہر پر — بھیجتے ہیں درود جن و بشر

وَلا تَقْطَعْ مِنْ فَضْلِكَ رَجَآئِی، وَاكْفِنِیْ شَرَّالْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنْ اَعْدَائِیْ، يَا سَرِيْعَ الرِّضَا، اِغْفِرْ لِمَن لَا يَمْلِكُ اِلَّا الدُّعَآءَ، فَاِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا تَشَآءُ، يَا مَنِ اسْمُهٗ دَوَآءٌ، وَذِكْرُهٗ شِفَآءٌ، وَطَاعَتُهٗ غِنیً، اِرْحَمْ مَنْ رَّاْسُ مَالِهِ الرَّجَآءُ، وَسِلَاحُهُ الْبُكَآءُ، يَا سَابِغَ النِّعَمِ، يَادَافِعَ النِّقَمِ، يَا نُوْرَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ فِی الظُّلَمِ، يَا عَالِمًا لَّا يُعَلَّمُ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالْاَئِمَّةِ الْمَيَامِيْنَ مِنْ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا.

اپنے فضل وکرم سے میری امیدوں کو منقطع نہ فرمانا مجھے تمام دشمنان جن وانس کے شر سے محفوظ فرمانا۔ اے بہت جلد راضی ہوجانے والے! اس بندہ کو بخش دے جس کے اختیار میں سوائے دعا کے کچھ نہیں ہے کہ تو ہی ہر شئے کا صاحب اختیار ہے۔ اے پروردگار جس کا نام دَوا ہے جس کی یاد شفا ہے اور جس کی اطاعت مالداری ہے اس بندہ پر رحم فرما جس کا سرمایہ فقط امید، اور اس کا اسلحہ گریہ ہے اے کامل نعمتیں دینے والے! اے مصیبتوں کو دفع کرنے والے! اے تاریکیوں میں وحشت زدوں کو روشنی دینے والے اے وہ کہ سب کو جانتا ہے محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور میرے ساتھ وہ برتاؤ کر جس کا تو اہل ہے اپنے رسول پر اور ان کی مبارک آل ''ائمہ معصومینؑ'' پر صلوات وسلام فراواں نازل فرما۔

اے رحیم و کریم جھولی بھر جو مناسب ہو تیرے ویسا کر
اپنے برحق امام اثناء عشر واسطے ان کے رحم کر مجھ پر
میرے عصیاں سے درگزر فرما اپنے عالم پہ اک نظر فرما
اے خدائے رحیم و بخشندہ ہوں گناہوں پہ اپنے شرمندہ
تو ہی اول ہے تو ہی آخر ہے معذرت خواہ تیرا شاعر ہے
ابتدا تو ہے انتہا تو ہے جانتا اپنا مدعا تو ہے
مجھ کو توفیق دے سپاس کروں اپنی بخشش کا التماس کروں
کر رہا ہوں میں تجھ سے استغفار بخش دے والدین کو غفار
مغفرت کر رہا ہوں تجھ سے طلب بخش دے مومنین کو یا رب
ارحم الراحمین تیری ذات مجھ پہ شامل ہوئیں تری برکات
انعم المنعمین تیری ذات تیری خدمت میں پیش ہے سوغات
سال آیا جو چودہ سو چھبّس بن گیا رطب جو کہ تھا یابس
کہ مکمل ہوئی علیؑ کے طفیل شرح منظومۂ دعائے کمیل

تمام شد ٢٧/ربیع الثانی ١٤٢٦ھ بروز شنبہ مطابق ٥/جون ٢٠٠٥ء

یا علی

۱۲۱

شرح منظومہ دعائے کمیل

۵۰۸ + ۱۰۴۱ + ۸۵ + ۱۰۰

مکمل ہوئی

۱۳۰ + ۲۱

۲۰۰۶ء

Printed by :

Giraffe Graphics

81, Maqbara, Golaganj, Lko.

Ph. : 0522-2272810